(۲۷)

نعمتیں ملنے پر خدا تعالیٰ کے زیادہ فرمانبردار بنو

(فرمودہ ۱۹۔ جون ۱۹۱۴ء)

تشہد و تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت کی:۔

وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ[1]

اس کے بعد فرمایا:۔

دنیا کے آرام اور دنیا کی نعمتیں چونکہ جلد انسان تک پہنچ جاتی ہیں اس لئے اکثر لوگ اس دنیا کے پھندے میں پھنس جاتے ہیں اور اس کی وجہ اکثر ناواقفی ہی ہوتی ہیں۔ کسی بچے کے ہاتھ میں اگر ایک ہیرا ہو تو تم اس سے ایک خربوزہ دے کر ہیرا لے سکتے ہو۔ وہ چونکہ اس کے فوائد یا اس کی ماہیت کو نہیں جانتا اس لئے وہ ایک تھوڑی سی خوشنما چیز کے بدلے اسے دے دے گا۔ وہ تو اسے معمولی پتھروں کی طرح ایک پتھر ہی سمجھے گا۔ ایک دفعہ ایک سوداگر کی ہیروں کی تھیلی گم ہوگئی وہ کسی بچے کے ہاتھ میں آ گئی اس نے وہ پیسے کے تین تین اپنے ہم جماعتوں کو دیدیئے۔ اس کے نزدیک پیسوں کی قدر ان پتھروں سے زیادہ تھی۔ جب اس سے پولیس نے پتہ لگنے پر دریافت کیا تو وہ کہنے لگا بازار میں سے یہ تھیلی مجھے ملی ہے اور اب ہم ان سے کھیلیں گے کیونکہ یہ کھیلنے کی گولیاں ہیں۔ یہ سب ان کی ناواقفیت تھی۔ اکثر لوگ ناواقفیت کی وجہ سے اعلیٰ چیز کے بدلے ادنیٰ کو اختیار کر لیتے ہیں۔ جتنی جتنی کسی چیز کی واقفیت ہو اتنی ہی اس کی قدر ہوتی ہے۔ جتنی ناواقفیت ہو اتنا ہی انسان اعلیٰ کو ادنیٰ سے بدل لیتا ہے۔

اسلام نے ایسے اصول مقرر فرما دیئے ہیں کہ جن پر انسان عمل کرتا رہے تو وہ ادنیٰ و اعلیٰ میں امتیاز کر سکے۔ مثلاً سب کاموں کے ابتداء میں بِسْمِ اللّٰہِ کہہ لینا ضروری رکھا تا کہ انسان کو اللہ تعالیٰ کا ہر وقت خیال رہے۔ اسی طرح کسی نعمت کے ملنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا سکھایا۔ تا کہ اسے خدا تعالیٰ کی طرف ہی توجہ رہے اور وہ اسے خوش کرنے کی کوشش کرے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی ہستی اس کے سامنے آ جاوے گی اور تمام کاموں میں اس کی نظر اسی کی طرف ہوگی۔ اور اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ سمجھ لے کہ ان نعمتوں کی اللہ تعالیٰ کے مقابل پر جو دینے والا ہے کچھ قدر نہیں۔ مگر باوجود اس کے بعض لوگ دنیاوی نعمتوں کی طرف جھک جاتے ہیں اور یادِ الٰہی کو بھول جاتے ہیں اس کی وجہ نافہمی ہی ہوتی ہے۔

اس جگہ بنی اسرائیل کا ایک واقعہ بیان فرمایا ہے ان کو حکم ہوا تھا کہ اس شہر میں داخل ہو جاؤ، مگر میرے فرمانبردار رہنا اور دعائیں کرتے جائیں کہ کہیں کوئی غلطی نہ ہو جائے اور نافرمانی نہ ہو۔ مگر جب ان کو طرح طرح کی نعمتیں ملیں تو وہ یادِ خدا کو بھول گئے اور لغویات میں مشغول ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کی۔ اور بجائے الٰہی باتوں کے دنیاوی کاموں میں مشغول ہو گئے آخر نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ہلاک کر دیئے گئے اور تباہ کر دیئے گئے۔ مسلمانوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے سلطنتیں دیں۔ اور پہلے فرما دیا کہ دیکھو تمہیں سلطنتیں ملیں گی لیکن تم خدا کو نہ بھولنا۔ جب تک مسلمانوں نے خدا کو یاد رکھا اور ہر کام میں اس کو مقدم رکھا تب تک وہ بڑے آرام میں رہے اور انہیں کوئی دکھ اور تکلیف نہ ہوئی لیکن جب انہوں نے ایسے ایسے کام کئے کہ یہود میں بھی شاید ہی ایسا ہوا ہو۔ اور بے حیائی میں حد سے بڑھ گئے اتنا کہ بعض نے ایسا کام کیا کہ سیڑھیوں پر چڑھ رہے ہیں اور ـــ۔ ادھر دربار لگا ہوا ہے اور اپنے پیچھے ـــ۔ پہرہ کیلئے ـــ۔ ہیں۔ جب مسلمانوں نے ایسی ایسی خباثتیں کیں تو ان کی بھی وہی حالت کی گئی جو یہود کی ہوئی اور ان کو ہلاک کر دیا گیا اور ان پر طرح طرح کے عذاب آئے جیسے ان کو انعام زیادہ ملے تھے ویسے ہی ان پر عذاب بھی زیادہ آئے۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں کبھی ختم نہیں ہوتیں۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ کسی دنیوی نعمت کے بدلے خدا تعالیٰ کو نہ چھوڑے۔ کیسا ہی احمق ہے وہ شخص جو ایک عمدہ چشمے کو چھوڑ کر ایک پانی کا گلاس پسند کرتا ہے۔ جو نعمتیں انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہیں ان کو اگر خیال کرے تو اس کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرے۔ کیونکہ اصل پہنچانے والا وہی ہے

اور اسی سے تمام نعمتیں مل سکتی ہیں۔ اس کی نعمتیں کبھی ختم نہیں ہوں گی۔ انسان کے خزانے ختم ہونے والے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے خزانے ختم نہیں ہو سکتے۔ پانی کو ہی دیکھ لو کہ کروڑ ہا سالوں سے تمام مخلوق اسے پی رہی ہے لیکن وہ ختم ہونے میں نہیں آتا۔ ہوا کو سانس لے لے کر گندہ کیا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ ہر روز نئی اور مصفّٰی ہوا بھیج دیتا ہے۔ ایسے ہی غلّے پھر جمادات،، سونا، چاندی، تانبا، سکہ وغیرہ تمام دھاتیں، ان کی کانیں ختم ہونے میں ہی نہیں آتیں۔ تو خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی کوئی انتہا نہیں۔ جیسے وہ ذات خود غیر محدود ہے ویسے ہی اس کی نعمتیں غیر محدود ہیں۔ بعض لوگ ان دنیاوی نعمتوں میں پھنس کر اللہ تعالیٰ کو ناراض کر بیٹھتے ہیں انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں آزمائش کیلئے آتی ہیں۔

ہم سے پہلے ہزاروں طاقتور قومیں گزر چکی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے بڑی بڑی نعمتیں دیں مگر نافرمانی کی وجہ سے وہ نعمتیں ان سے چھینی گئیں اور انہیں ہلاک کر دیا گیا۔ مسلمانوں پر بھی آج کل آزمائش کے دن ہیں۔ خدا تعالیٰ دیکھتا ہے کہ ہم اس کی فرمانبرداری کرتے ہیں یا کہ اس کو بھلا کر دنیاوی نعمتوں میں پھنس جاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں دعاؤں میں لگ جانا چاہیئے اور فکر کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کی جس طرح نعمتیں غیر محدود ہیں ایسے ہی اس کے عذاب بھی سخت ہیں اور غیر محدود ہیں۔ خدا تعالیٰ تھکتا نہیں۔ جیسے اس کی نعمتیں نئی سے نئی ہیں ویسے ہی وہ عذاب نئے سے نئے دے سکتا ہے۔ یورپ والے بیماریوں کے علاج کرتے ہیں لیکن ابھی ایک بیماری کا علاج وہ مکمل نہیں کر پاتے کہ ایک اور نئی قسم کی بیماری نکل آتی ہے۔ بہت فکر اور احتیاط کا مقام ہے خدا تعالیٰ سے تعلق ایسا ہی ہے جیسے تیز تلوار کی دھار پر چلنا۔ اس لئے احتیاط چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی نارضامندی نہ ہو۔ دنیا کی نعمتیں اگر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں خرچ کر دی جاویں تو وہ اور نعمتیں دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر کرو، اس کی فرمانبرداری کرو۔ اللہ تعالیٰ کے خوش کرنے سے تمام مشکلات حل ہو جاتے ہیں۔

(الفضل ۲۵۔ جون ۱۹۱۴ء)

۱؎ البقرۃ:۵۹